فیصلہ:

اگر نئی مسجد واقعی ذاتی تنازعہ اور ہٹ دھرمی کے لیے بنائی گئی ہے تو پھر اس میں نماز، جماعت اور جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن مسجد قدیم کے نمازی اور متولی بالفرض جارح ہوں، بانی مسجد کسی شرعی عذر یا پھر آئے دن کے فتنہ و فساد سے احتراز کے لیے بنائی گئی ہے، تو یہ نئی مسجد مسجد ضرار کے حکم میں نہیں ہوگی اور اس میں نماز، جماعت اور جمعہ پڑھنا شرعاً جائز ہوگا۔

ھذا آخر الجواب بعون اللہ الکریم الوھاب والیہ المرجع والمآب وھو اعلم بالحق والصواب

(۲)

حافظ محمد رفیع صاحب تحصیل کھاریاں سے لکھتے ہیں:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درشرع متین کہ مسجد کی وقف شدہ املاک کا زید و بکر، یعنی کوئی شخص مالک بن سکتا ہے یا نہیں؟ ہمارے گاؤں کے تمام افراد نے اتفاق رائے سے مسجد کی وقف شدہ اراضی امام مسجد صاحب کے سپرد کی تاکہ جب تک وُہ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے تو اراضی مذکور سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے لیکن امام مذکور نے چالاکی اور ہوشیاری سے وقف شدہ اراضی اپنے نام انتقال کرالی اور اب وُہ امامت کے فرائض پورے نہیں کر رہے بلکہ کافی عرصہ سے امامت سے دستبردار ہو چکے ہیں لیکن اراضی پر بدستور قابض ہیں، اس لیے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا جائے کہ امام مذکور اراضی پر قابض رہ سکتے ہیں یا کہ نہیں؟ بینوا توجروا!

الجواب ومنہ الصدق والصواب:

بشرط صحت سوال و بشرط صحت اظہار واضح ہو کہ امام مذکور کا مسجد کی اراضی پر قابض رہنے کا قطعاً کوئی حق نہیں کیونکہ یہ اراضی مسجد کے نام پر وقف ہے اور وقف کی صحت کے بعد وقف کنندہ کو بھی اپنی وقف کردہ اراضی وغیرہ میں کسی تبدیلی کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ یعنی واقف نہ تو شرعاً اس کو بیچ سکتا ہے، نہ کسی کے نام ہبہ کر سکتا، نہ اس میں اور کوئی تصرف کر سکتا ہے اور واقف کی موت کے بعد اس وقف میں وراثت چل سکتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری باب "قول اللہ عزوجل، وابتلوا الیتمٰی حتی اذا بلغوا النکاح الخ" میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے:

"عن ابن عمر ان عمر تصدق بمال لہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وکان یقال لہ ثمغ وکان نخلا فقال عمر یارسول اللہ انی استفدت مالا وھو عندی نفیس فاردت ان اتصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق باصلہ لا یباع ولا یوھب ولا یورث ولکن ینفق ثمرہ فتصدق بہ عمر فصدقتہ ذلک فی سبیل اللہ وفی الرقاب والمساکین و الضیف وابن السبیل ولذی القربی ولاجناح علی من ولیہ ان یاکل منہ بالمعروف اویوکل صدیقہ غیر متمول بہ ص۳۸۷ ج۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس ثمغ وادی میں کھجوروں کا باغ ہے جو کہ میرے مال سے زیادہ پیارا اور عتیقی ہے، میں اسے اللہ کی راہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا تم اس کو صدقہ کر دو اور اس کو نہ فروخت کرنا جائز ہو گا، نہ اسے ہبہ کیا جا سکے گا اور نہ وُہ وراثت میں تقسیم ہو گا لیکن اس کی آمدنی اللہ کی راہ میں صرف ہو گی۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے وُہ باغ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا حضرت عمرؓ نے اس باغ کو فی سبیل اللہ، غلاموں کی آزادی، مسافروں، مہمانوں اور غریب رشتہ داروں کے لیے مخصوص کر دیا اور فرمایا، اس کا نگران اس کی آمدنی سے معروف کے مطابق خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو بھی کھلا سکتا ہے، لیکن کسی گھپلے کے ساتھ مالدار نہیں بن سکے گا۔ یعنی اس کو اپنی ملک نہیں بنا سکے گا۔" (یہ حدیث ترمذی میں بھی مروی ہے)

شرح وقایہ میں ہے:

"فان الوقف بعد الصحۃ لا یقبل الملک کالحر لا یقبل الرقبۃ" (ص۲۰۶ ج۲)

کہ "وقف صحیح ہو جانے کے بعد ملکیت کو قبول نہیں کرتا، جیسے کہ آزاد غلام نہیں ہو سکتا۔"

فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ نذیریہ میں ہے:

"الوقف لا یباع ولا یوھب ولا یورث" (نذیریہ ص۳۲۴ ج۱)

محقق عصر حاضر سید محمد سابق مصری لکھتے ہیں:

" واذا لزم الوقف فانه لا یجوز بیعه ولا هبته ولا التصرف فیه بای شیء یزیل وقفیّته واذا مات الواقف لا یورث عنه لان هذا هو مقتضی الوقف ولقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کما تقدم فی حدیث ابن عمرؓ " (فقہ السنۃ ص۳۸۱ ج۳)

کہ " جب وقف صحیح اور مکمل ہوجائے تو اسے بیچنا، اس کو ہبہ کرنا اور اس میں کوئی ایسا تصرف کرنا جو اس کی وقفیت کو زائل کرتا ہو، شرعاً جائز نہیں۔ اور واقف کی موت کے بعد اس کی وراثت میں تقسیم کرنا بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ ایک تو وقف کا اقتضاء ہی یہ ہے کہ اس کو جوں کا توں رہنے دیا جاتے اور دوسرے حضرت ابن عمرؓ والی حدیث میں رسول اللہ صلعم کا حکم بھی یہی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ وقف میں کوئی بھی تبدیلی شرعاً جائز نہیں۔ لہٰذا امام مذکور کا مسجد کی اراضی پر قبضہ سراسر شریعت کی خلاف ورزی اور مسجد کے ساتھ ناروا زیادتی ہے جس کا انجام اچھا نہیں ہوگا ــــــ قرآن مجید میں ہے:

" ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیها اسمه وسعٰی فی خرابها اولئك ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاٰخرة عذاب عظیم " (البقرہ ۱۱۴)

کہ " اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا ذکر کرنے سے روکتا ہے اور اُن کو اجاڑنے کی کوشش کرتا ہے، یہ لوگ خود مسجدوں میں نہ آنے پائیں گے مگر ڈرتے ڈرتے وُہ دُنیا میں ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بڑی مار کھائیں گے۔"

مختصر یہ کہ امام صاحب کو مسجد کی اراضی پر قابض رہنے کا شرعاً کوئی حق نہیں اور مسجد کی اراضی ہتھیانا مسجد کو اجاڑنا ہے۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وُہ نہ صرف مسجد کی ہتھیائی ہوئی اراضی فوراً واگزار کر دیں بلکہ اس ظلمِ عظیم اور گناہِ کبیرہ سے فی الفور توبہ بھی کریں کیونکہ تدیّن اور ایمانداری کا یہی تقاضا ہے، بصورتِ دیگر منتظمین مسجد کو چاہیے کہ وُہ ایسے دھوکہ باز اور جعلساز سے بذریعہ نالش مسجد کی اراضی واپس لینے کی کوشش کریں اور ایسے ظالم، دھوکہ باز اور جعلساز امام کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر دم لیں ورنہ وُہ بھی عنداللہ ماخوذ ہوں گے

کیونکہ ان کی خاموشی ظالم کی مدد ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، والیہ المرجع والمآب۔

ترجمان کی ایجنسیاں

ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ

محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن۔ ریل بازار تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد

مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہل حدیث، صدر راولپنڈی

حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث شاہ فیصل شہید روڈ، لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)

شاہین بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن، گوجرانوالہ ٹاؤن

خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان

کتب خانہ وہابیہ، ۴۲۴ بی، سٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا

مولانا محمد اسماعیل صاحب، خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد

مینجر پاک معاویہ اکیڈمی بک سیلرز ۱۴۱ ۔ وحید آباد، کراچی نمبر ۱۸

عابد نثار صاحب مینجر محمدیہ کتب خانہ جامع اہلحدیث بہاولپور

عبدالواحد سلفی صاحب گورنمنٹ ٹریننگ کالج لالہ موسیٰ ضلع گجرات

حبیب الرحمٰن، پٹیالہ کتاب گھر مظفر گڑھ آزاد کشمیر

رحمان نیوز ایجنسی افتخار شہید چوک بوریوالہ، ضلع وہاڑی

مکتبہ افکار اسلامی، کچہری بازار فیصل آباد

سلیم اینڈ کمپنی کریانہ مرچنٹ کریم بازار کہروڑ پکا، ملتان

مولانا صوفی احمد دین صاحب جامع مسجد اہلحدیث محلہ توحید گنج منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

ملک محمد سعید ص۔ب ۴۰۸۷۔ دوحہ (قطر)